بسم اللہ الرحمن الرحیم

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى خَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِيْنَ، أَمَّا بَعْدُ:

04: کتاب کا مقدمہ۔ حصہ سوم

کن سلفیاً علی الجادۃ اس پیارے اور عظیم رسالے کی شرح کا درس جاری ہے، الشیخ العلامہ عبدالسلام السحیمی (حفظہ اللہ) کے ہم اس قول تک پہنچے تھے شیخ صاحب فرماتے ہیں (یہ ہم پڑھ چکے ہیں) "یقول شیخ الإسلام ابن تیمیة رحمه الله لا عیب علی من أظهر مذهب السلف و انتسب إلیه أو اعتزی إلیه بل یجب قبول ذلك منهفإن مذهب السلف لا یکون إلا حقاً"۔

اور ہم تقریباً پندرہ پوائنٹ تک پہنچ چکے تھے (یہی ہے نا جو پوائنٹ ہم نے بنائے ہوئے ہیں) آج کی نشست میں آگے بڑھتے ہوئے یہاں پر ایک لفظ ہے اور مجھے شک ہے جو مجھے اس وقت یاد ہے اس عبارت میں ایک لفظ کم ہے ، شیخ الاسلام کا جو قول نقل کیا ہے یہاں پر شیخ صاحب نے "بل یجب قبول ذلك منه بالاتفاق"۔ "بالاتفاق" یہ لفظ میں نے شیخ عبید (حفظ اللہ) کی زبان سے سنا کہ انہوں نے بالاتفاق فرمایا ہے (شیخ الاسلام ابن تیمیہ کی بات میں کر رہا ہوں میں پھر اس کو مزید ویریفائی (verify) کر کے اسے بتاؤں گا) اور جو ریفرنس (reference) ہے وہ مجموع الفتاویٰ ابن تیمیہ، جلد 4، صفحہ نمبر 149۔

شیخ عبید نے جب یہ عبارت پڑھی تو اس میں بالاتفاق کا لفظ بیان کیا اور یہ فرمایا کہ اس میں اجماع ہے اور اجماع ابن تیمیہ نے نقل کیا ہے مجھے یاد ہے کہ اپنے آپ کو سلفی کہنا جائز ہے اور اس پر اجماع بھی ہے، قرآن کے دلائل ، سنت کے دلائل اور اجماع بھی دلیل ہے اور یہی جو کوٹنگ (Quoting) ہے ابن تیمیہ

(رحمۃاللہ علیہ) کی میں بار بار میں پڑھ رہا ہوں مجھے بالاتفاق کا لفظ نظر نہیں آرہا یا تو عبارت میں سقط ہے (اللہ أعلم) میں مزید verify کروں گا (بالاتفاق؟)۔

آج کی نشست میں درس کا آغاز کرتے ہیں، شیخ صاحب فرماتے ہیں:

"وقد كان لأئمة الإسلام من أهل السنة الأثر الكبير في الدعوة إلى السنة والعودة إلى طريقة السلف ومنهجهم و الإقتداء بهم" (اور آئمہ اسلام کا اہل سنت میں سے بڑا اثر رہا ہے سنت کی طرف دعوت دینے میں)۔

اور سنت سے مراد یہاں پر ہے دین اسلام الدین الخالص جو ہر ملاوٹ سے خالص ہے وہ دین اسلام جس پر اللہ تعالیٰ راضی ہے، وہ دین اسلام جو کامل دین ہے۔اِلامام البربہاری (رحمہ اللہ) فرماتے ہیں "الإسلام هو السنة، والسنة هي الإسلام" یہاں مراد سنت سے کیا ہے؟ الاسلام ہی مراد ہے۔

"في الدعوة إلى السنة" یعنی دعوۃ الاسلام الصحیحۃ دین الحق، السنۃ سے مراد طریقۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، تو سب مفاہیم یہاں پر ٹھیک ہیں۔ "و العودة إلى طريقة السلف" ایک دعوت تو الی السنۃ ہے اور یہ بھی دعوت ہے آئمۃ الاسلام کی جن کی اقتداء کی جاتی ہے "و العودة إلى طريقة السلف" اور سلف کے راستے کی طرف بلانے کی واپس پلٹنے کی بھی دعوت وہ دیتے رہتے ہیں کیونکہ الدعوۃ الی السنۃ صرف کافی نہیں ہے بلکہ الدعوۃ الی السنۃ بھی لازمی ہے اور واپس اسی راستے کی طرف جب لوگ دوری اختیار کر جائیں یا اس راستے کو بھولنا شروع ہو جائیں یا اس راستے کے چند آثار بعض لوگوں کے نزدیک دھندلے سے ہو جائیں تو پھر اس راستے کی طرف واپس بلانا بھی لازم ہے۔

تو گویا کہ الدعوۃ الی السنۃ یا آئمہ اسلام کی دعوت دو چیزوں پر قائم تھی ایک ہے "الدعوة إلى السنةو العودة إلى طريقة السلف" کیونکہ وہی ایک راستہ ہے جو ہمیں صحیح دین تک پہنچاتا ہے جو سنت تک پہنچاتا ہے ہمیں جس

میں ایک تو حق بات بیان کرنی ہے اور پھر باطل کا رد بھی کرنا ہے جیسا کہ پہلے بھی گزر چکا ہے اور یہ دونوں ایک ساتھ چلتے ہیں۔

علم اور علمی مسائل، الدین الصحیحۃ، الاسلام الصحیحۃ ایک طرف ہیں اور دوسری طرف جو بھی ملاوٹیں اس اسلام میں داخل کی گئی ہیں ان کو پاک کرنا ہے اور ان کا رد کرنا ہے وہ باطل ہے اور یہ اس وقت ممکن نہیں جب تک "و العودة إلى طريقة السلف" نہ ہو کیونکہ سلف نے حق اور باطل کو الگ الگ کر کے سامنے کر کے دکھا دیا ہے آسان طریقے سے کہ یہ حق ہے اور یہ باطل ہے۔ "ومنهجهم" (اور ان کے منہج کی طرف) "والإقتداء بهم" (اور ان کی اقتداء)۔

تو یہ ہے الدعوۃ السلفیۃ جیسے پہلے گزر چکا ہے اور آئمہ سلف نے آئمہ اسلام نے اہل سنت والجماعت میں سے (یعنی اہل بدعت میں سے نہیں) من أهل السنة فرمایا ہے، جو اہل بدعت میں سے ہیں آپ کو یہ نشانی نظر نہیں آئے گی الدعوۃ إلی السنۃ نہیں ہو گی اگر ہو گی تو ادھوری ہو گی کھوکھلی ہو گی اور پھر الدعوۃ إلی طریقۃ السلف بھی نہیں ہو گی نہ منہج کی طرف کوئی بات ہو گی، یہ نشانی ہے اہل بدعت کی لیکن جو آئمہ اسلام ہیں علماء ربانیین ہیں ہر زمانے میں صحابہ کرام کے دور سے لے کر آج کے زمانے تک و من تبعهم بإحسان إلی یوم الدین ان کی یہی واضح نشانی ہے "الدعوة إلى السنة و العودة إلى طريقة السلف و منهجهم و الإقتداء بهم"۔

"ومن هؤلاء الأئمة" (ان اماموں میں سے) "مالك" کون ہے مالک؟ الامام مالک ابن انس بن مالک الاصبحی۔ توفی سنۃ کب؟ 179 ہجری۔ "والشافعي" ھو ابو عبد اللہ محمد بن ادریس الشافعی، توفی سنۃ 204 ہجری۔ "والإمام احمد هو" امام احمد کون ہیں؟ الامام ابو عبد اللہ احمد ابن حنبل۔ حنبل کون ہے امام صاحب

کا باپ ہے دادا ہے پردادا ہے کون ہے؟ دادا۔ باپ کا نام کیا ہے احمد تو خود اپنا نام ہے؟ محمد۔ أبو عبد اللہ أحمد بن محمد بن حنبل المعروف ابن حنبل الشیبانی، توفی سنۃ 241 ہجری۔

"و ابن خزيمة" کون ہیں؟ محمد بن اسحٰق ابن خزیمۃ، وفات 311 ہجری۔ "وابن أبي عاصم" کون ہیں؟ ابو بکر ابن ابی عاصم احمد ابن عمرو، وفات 287 ہجری۔

"والأصبهاني"؟۔ مجھے بھی نہیں پتہ! أصبھانی doubtful ہوں میں، دو بلکہ تین ہیں (تیسرا تو نہیں ہے دو ہیں)۔ ابو بکر بن عبد الرحیم أصبھانی ہیں ان کی وفات 296 ہجری میں ہوئی اور دوسرے ہیں ابو سلیمان داود بن علی الظاہری (ابو داود الظاہری أصبھانی جو ہے) وہ بھی ایک ہیں ان کی وفات سن 270 ہجری میں ہوئی۔ میرا خیال ہے کہ پہلا مراد ہے (296ھ، واللہ أعلم)۔ داود الظاہری جو ہے اہل سنت میں سے ہے لیکن اس کی بعض چیزیں ہیں بعض مؤاخذات ہیں لیکن ہے اہل سنت میں سے کوئی شک نہیں ہے تو مجھے دیکھنا پڑے گا۔ "والآجري"۔ کون ہیں؟ الامام ابو بکر محمد بن الحسین الآجری، وفات 360 ہجری۔

"وغيرهم" (اوران کے علاوہ)۔

"ثم شيخ الإسلام ابن تيمية وتلاميذه كا بن القيم وابن عبد الهادي وابن كثير و الذهبي" (شیخ الاسلام ابن تیمیہ، ابن القیم (یہ ان کے شاگرد ہیں۔ ابن تیمیہ کے شاگرد کون ہیں؟ ہم ایک جانتے ہیں ابن القیم کو جانتے ہیں، یہاں پر ہے نا ابن القیم بھی ہے) ابن الہادی بھی ہے، ابن کثیر والذہبی) "ثم شيخ الإسلام محمد ابن عبد الوهاب((رحمهما الله أجمعين)) وأئمة الدعوة من بعده" (اور شیخ محمد بن عبد الوہاب کے بعد جو أئمۃ الدعوۃ ہے وہ بھی)۔

کون ہیں یہ کس کی بات ہو رہی ہے اب؟ یہ آئمۃ الاسلام اہل سنت میں سے جو سنت کی طرف بلاتے ہیں اور سلف کے منہج کی طرف بلانے والے ہیں۔ کہاں سے ابتداء ہوئی؟ امام مالک سے بات کا آغاز ہوا ابھی تک معاملہ جاری ہے شیخ الاسلام محمد بن عبد الوہاب (رحمۃ اللہ علیہ) تک ہوا۔

"أئمة الدعوة من بعده"، کون ہیں؟ سارے جو امام صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) کے جو سعودی عرب میں دعوۃ السلفیۃ پر قائم رہے جن میں شیخ بن باز، ابن عثیمین اور دیگر علماء شیخ عبد العزیز آل الشیخ ہیں، شیخ صالح آل شیخ، شیخ صالح الفوزان ہیں اور دیگر علماء جو ہیں سارے وہ اسی دعوۃ السلفیۃ میں شامل ہیں۔

"مما أدى إلى ظهور اتجاه سلفي على مر التاريخ" (جس کی وجہ سے ایک اتجاہ سلفی (ایک سلفی راستہ اور سلفی سمت) جو ہے واضح ہوگئی ظاہر ہوگئی پوری تاریخ میں دور اول سے لے کر آج تک) "يستقي أسس دينه وعقيدته من كتاب الله وسنة رسوله صلى الله عليه وسلم" (یہ وہ اتجاہ سلفی ہے جو اپنے دین کی بنیاد لیتا ہے اور اپنے عقیدے کی بنیاد بھی لیتا ہے "كتاب الله" یعنی قرآن مجید سے "وسنة رسوله صلى الله عليه وسلم" اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صحیح حدیث سے) "وسيرة السلف الصالح" ((تیسرے نمبر پر) سلف صالحین کی سیرت میں سے بھی)۔

تین چیزیں ہیں جن کی بنیاد پر اتجاہ سلفی ہر زمانے میں ہر دور میں قائم رہا جو اپنے دین عقیدے کی بنیاد اساس قرآن مجید، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت جس سے مراد صحیح حدیث ہے اور سلف صالحین کی سیرت سے لیتے رہے۔

اتجاہ سلفی دو چیزوں پر قائم ہے:

1- ایک تو یہ ہے کہ اپنی بنیاد ان چیزوں سے لیتا ہے قرآن اور سنت اور سلف صالحین کی سیرت۔

2- "ويقاوم كل تيار بدعي" (اور ہر اس راستے کا سامنا کرتے ہیں) "بدعي" (جو بدعی ہے)۔ جو ان اساسوں سے خارج ہے ان بنیادوں سے خارج ہے جس کے دین اور عقیدے کی بنیاد (ذرا قابل غور بات ہے "جس کی بھی" عمومی بات ہو رہی ہے) قرآن مجید، صحیح حدیث اور سلف صالحین کی سیرت نہیں جس میں ان کا فہم اور منہج بھی شامل ہے تو ایسا شخص بدعتی ہے وہ اس دعوت سے خارج ہے وہ اس راستے سے خارج ہے اور ایسے شخص اور ایسے گروہ کا ہمیشہ مقابلہ کرنا چاہیے۔

اب اس جملے میں جو سوال پیدا ہوتا ہے:

16-امت کے عظیم علماء کی دعوت کیا تھی؟ان کی نسبت کیا تھی اور آج ان کی نسبت کیا ہے؟اور کیا یہ دور حاضر کا فتنہ ہے کہ اپنے آپ کو سلفی کہیں یہ نسبت اپنے لیے بنائیں؟جواب کیا ہے؟ یہ جملے جو میں نے ابھی پیرا گراف پڑھے ہیں ان ہی میں جواب ہے سارا۔

دعوت کیا تھی؟''الدعوة إلى السنة والعودة إلى طريقة السلف'' یہ دعوت تھی اُن کی۔نسبت کیا تھی؟سلفی، کیونکہ یہ بہترین گزرے ہوئے لوگ ہیں ہمارے ہم ان کی اتباع کرنے والے ہیں۔اور آج کیا نسبت ہے اُن کی؟جو آج علماء موجود ہیں وہی نسبت ہے۔کوئی فرق ہے؟سلفی علماء ہیں۔

کیا یہ دور حاضر کا فتنہ ہے؟کیا شیخ محمد بن عبد الوہاب رحمۃ اللہ علیہ نے اس کام اور ٹائٹل،نسبت کو ایجاد کیا ہے؟ منہج سلف کی طرف بلانا کیا شیخ محمد بن عبد الوہاب رحمۃ اللہ علیہ ہی کا ایجاد کردہ فتنہ ہے جیسا کہ لوگ سمجھتے ہیں؟

1-پہلی بات ہے کہ یہ کوئی فتنہ تو ہے نہیں حق فتنہ ہوتا ہے کیا؟!

2-دوسری بات یہ ہے کہ امام مالک(رحمۃ اللہ علیہ) سے بات کا آغاز ہوا ہے تو اگر فتنہ ہے پھر اس زمانے سے ہی فتنہ موجود ہے۔اگر فتنہ سمجھتے ہیں تو یہ دور حاضر کا فتنہ نہیں ہے یہ بہترین زمانوں کا فتنہ ہے اگر یہ کوئی تصور کرتا ہے کہ یہ فتنہ ہے،اور بہترین زمانے میں جو آئمۃ الاسلام ہیں ان کے اقوال اور افعال میں فتنہ نہیں ہوا کرتا حق ہوا کرتا ہے،واضح بات ہے۔

لیکن اکثر لوگ کیا کہتے ہیں؟ یہ وہابیوں کا فتنہ ہے۔یہی کہتے ہیں نا؟! تو اس کا رد آگیا ہے علمی رد ہے نا کہ کہاں سے ابتداء ہوئی دعوت کیا تھی اور اِن کی دعوت کیا ہے۔

امام مالک (رحمہ اللہ) کی دعوت کیا تھی اوراِن کی دعوت کیا ہے فرق ہے؟ اگر ہے تو ثابت کریں اور نہیں ہے تو پھر جس چیز پر وہ تھے اُسی چیز پر تو یہ بھی ہیں اگر وہ اچھے تھے تو پھر یہ کیوں بُرے ہیں؟! اگر یہ بُرے ہیں تو پھر وہ بھی بُرے ہیں۔ کیا خیال ہے کوئی فرق ہے؟ اگر ہے تو ظاہر کریں ثابت کریں ہم ماننے کے لیے تیار ہیں اور اگر نہیں ہے تو سر جھکا کر خاموشی کے سوا کوئی اور راستہ نہیں ہے۔

سوال: امام ابو حنیفہ (رحمہ اللہ) کا نام ان میں شامل نہیں ہے؟

جواب: وہ بھی ہیں لیکن امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا کیونکہ مرجئۃ فقہاء کی وجہ سے ارجاء کی وجہ سے جو ان کا مسئلہ تھا اس لیے یہاں پر شیخ صاحب نے اُن کو بیان نہیں کیا، جملتاً وہ علمائے سلف میں سے ہیں لیکن تفصیلاً نہیں، جن کا نام لیا گیا ہے یہ جملتاً و تفصیلاً سلف میں سے ہیں۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں "وقد أطلت في بيان هذا الأمر" (میں نے تھوڑا سا لمبا کھینچ لیا ابھی مقدمے کی بات ہو رہی ہے، تو شیخ صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے مقدمہ لمبا کھینچ لیا ہے تھوڑا سا تاکہ میں اس اُمر کو بیان کروں اس کی وضاحت کروں "وقد أطلت في بيان هذا الأمر وتوضيحه") "لأننا نسمع و نقرأ من يطعن في السلفية" (کیونکہ ہم سنتے اور پڑھتے ہیں کہ ایسے لوگ موجود ہیں جو سلفیت پر طعن کرتے ہیں بُرا بھلا کہتے ہیں) "والتسمي بها" (اور اس سے اپنی نسبت جوڑنا یا اپنا نام رکھنے کو بھی بُرا کہتے ہیں طعن کرتے ہیں) "أو يدعي أنها حزبية" (یا بعض لوگ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ بھی تو حزبیت ہے گروہ بندی ہے (یعنی سلفیت بھی تو گروہوں میں ایک گروہ ہے نا یہ بھی تو تحزب ہے اور حزبیت ہے)) "و أنه لا فرق بينها و بين الجماعات الحزبية المعاصرة" (وہ یہ بھی دعویٰ کرتے ہیں جو معارضین ہیں جو مخالفین ہیں کہ سلفیت میں اور دیگر جماعتوں میں جو حزبی جماعتیں موجود ہیں دور حاضر میں اس جماعت یا فرقہ یا گروہ سلفیہ کا اور ان میں کوئی فرق ہی نہیں ہے جو دور حاضر میں فرقے جماعتیں اور احزاب موجود ہیں)۔

"و قد يقول البعض"(اور بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں)"بأن مؤسس السلفية"(کہ سلفیت کے جو مؤسس ہیں بنیاد رکھنے والے)"هو الإمام محمد بن عبد الوهاب رحمة الله عليه"(کہ اصل بنیاد رکھی ہے سلفیت کی امام محمد بن عبدالوہاب رحمۃاللہ علیہ نے)"و الحقيقة"(اور حقیقت یہ ہے)"أن الإمام محمد بن عبد الوهاب رحمه الله إنما هو داعية من دعاةالسلفية"(امام صاحب ایک داعی ہیں بہت ساری دعاۃالسلفیۃ میں سے)"ومجدد من مجدديها"(اور جو مجددین آئے ہیں اس دعوت کی تجدید کرنے والے ان میں سے ایک مجدد ہیں)۔

اور اُس چیز کی تجدید کی جاتی ہے جو لوگوں میں پرانی ہو جاتی ہے بوسیدہ ہو جاتی ہے اور قابل عمل نہیں رہتی، بہت کم لوگ اسے دیکھتے ہیں پہچانتے ہیں اسے اپناتے ہیں پھر مجددین آتے ہیں اور پھر امت میں اسی خیر کو واپس لے کر آتے ہیں، جاہل لوگوں کو بُرا لگتا ہے جاہل لوگ گالیاں بھی دیتے ہیں جاہل لوگ دوسروں کو متنفر بھی کرتے ہیں جیسا کہ آگے بیان ہوگا لیکن اللہ تعالیٰ کی مدد سے اللہ تعالیٰ فضل و کرم سے اور علم کی بنیاد پر جب بھی کوئی شخص کوئی بات کرتا ہے واللہ پوری امت ایک طرف اور وہ ایک شخص ایک طرف۔

علم ہو اور اللہ تعالیٰ سے دعا ہو اللہ تعالیٰ کی مدد ساتھ ہو اور حکمت عملی سے کام لیا جائے، حلم سے بردباری سے کام لیا جائے، حق میں کوئی compromise نہیں حق کو آگے لے کر جانا ہے ان شاءاللہ آپ دیکھتے ہیں تاریخ گواہ ہے کہ اگر نبی اکیلا بھی ہوتا ہے ناتو وہ بھی کامیاب ہی رہتا ہے یاد رکھیں، واللہ کوئی نبی ناکام نہیں ہوا۔ جو لوگ کہتے ہیں نبی ناکام ہوا میں حیران ہوتا ہوں کہ کیسے مسلمان ہیں؟ میرے بھائی انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کبھی ناکام نہیں ہوتے ناکام وہ ہے جس نے نبی کی دعوت نہیں مانی۔

عجب بات ہے کہ نہیں کہتے ہیں نبی ناکام ہوا! کس نے کہا بھئی نبی ناکام ہوا؟! یہ کس نے کہا ہے کہ نبی کے ہاتھ میں ہدایت ہے؟! اگر نبی کے ہاتھ میں ہدایت ہے دلوں کی ہدایت تب تو ناکام ہوا (نعوذ باللہ)۔

دلوں کی ہدایت کس کے ہاتھ میں ہے؟اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں۔تو پھر نبی کیسے ناکام ہوا بھئی جو اس کے بس

میں نہیں ہے! ہاں اگر نبی نے یعنی اپنی دعوت میں کوئی کمی کی ہے، سستی کی ہے کاہلی سے کام لیا ہے، دعوت کو چھپایا ہے حق کو بیان کرنے سے ڈر گیا ہے، تب تو ہم کہیں گے کہ واقعی یہاں پر ناکامی ہے بزدلی ہے کاہلی ہے سستی ہے لیکن کوئی تصور کر سکتا ہے کہ کسی بھی نبی سے ایسی کوئی بات سرزرد ہو سکتی ہے! نہیں، واللہ میرا ایمان ہے کہ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام واللہ پورے بنی نوع انسان میں سے اور پوری مخلوقات میں سے، جن وانس اور فرشتے بھی مل جائیں انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام سب سے افضل مخلوق ہیں اللہ تعالیٰ نے خاص چنے ہیں ﴿الْمُصْطَفَيْنَ الْأَخْيَارِ﴾(ص:47)ہیں۔

ہم جب بات انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی کرتے ہیں تو ہمیں شرم آنی چاہیے تھوڑا سا دل میں ہم تھوڑا سا محسوس کریں کہ ہم بات کس کی کر رہے ہیں! ارکان ایمان میں سے "الإيمان بالانبياء والرسل"رسولوں پر ایمان ارکان ایمان کا ایک بنیادی حصہ ہے اور کوئی شخص آج کر کہتا ہے مفکر اسلامی یا اسلامی اسکالر یا کوئی بھی ٹائٹل نیچے لکھا ہوتا ہے کیوٹی وی(Qtv)پر بیٹھا ہوتا ہے اور کہتا ہے کہ بعض انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام ناکام ہوئے ہیں، یا نبی ناکام ہو سکتا ہے رسول ناکام نہیں ہو سکتا۔

تمہاری مرضی ہے بھئی نبی ناکام ہو سکتا ہے یا نہیں ہو سکتا تم کون ہوتے ہو بھئی؟!اور مثال بھی پیش کرتا ہے! ناکام وہ ہے جس نے نبی کی دعوت کو نہیں مانا نبی ہمیشہ کامیاب رہا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے۔

واپس آتے ہیں درس کی طرف تو شیخ صاحب فرماتے ہیں کہ امام محمد بن عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ حقیقتاً ایک

داعی ہیں دعاۃ السلفیۃ میں سے اور مجددوں کے مجددین میں سے۔

"أحيا معالمها بعد دروسها"(جس نے ان کے ان ہی معالم کو جو گم ہو چکے تھے نظر انداز کر دیئے گئے تھے جو دھندلے ہو گئے تھے لوگوں کو نظر نہیں آتے تھے ان کو دوبارہ سے زندہ کیا اور دوبارہ سے ان ہی معالم اور ان ہی نشانیوں کو قائم کیا اُن کے دبنے کے بعد)"و أعادها نقية صافية"(اور واپس لوٹایا پاک اور صاف("نقیۃ"یعنی پاک ہے"صافیۃ" بالکل واضح صاف اور شفاف))"في هذه الجزيرة"(اسی جزیرہ یعنی جزیرہ عرب میں)"بعد ما تكدر صفوها(أوصفائها)"((دونوں لفظ ٹھیک ہیں صفوھا شیخ صاحب نے لکھا ہے اور صفائھا بھی ٹھیک ہے)اس کے بعد کہ اس کی جو پاکیزگی ہے اور اس کی جو یعنی ایک وضاحت تھی اُن میں بعض چیزوں کی ملاوٹ کی وجہ سے جب کدورت پیدا ہو گئی ہے تو ان سب کو پاک اور صاف کیا)"و طغت عليها البدع والخرافات"(اور جب کہ اس دعوت میں بعض چیزیں مل کر طاغی ہو گئیں، بدعت اور خرافات)۔دور حاضر میں دیکھتے ہیں اور پچھلی قریب صدیوں سے آپ دیکھتے ہیں کہ تصوف اور بدعت اور خرافات جو ہے وہ طاغی ہو گئے ہیں پھیل چکے ہیں پوری اسلامی دنیا میں (اِلا من رحم اللہ سبحانہ وتعالیٰ)اور جب باطل پھیل جاتا ہے تو حق دب جاتا ہے، مٹتا نہیں ہے۔

دیکھیں حق کو کوئی مٹا نہیں سکتا الطائفۃ المنصورۃ تا قیامت رہے گی اور حق اُن ہی کے ساتھ رہے گا خاتمہ نہیں کوئی کر سکتا دنیا میں۔ پوری دنیا مل جائے جن و اِنس مل جائیں ، پوری دنیا ایک طرف دشمنی مول لے تا قیامت حق کو کوئی مٹا نہیں سکتا، ہاں حق دبایا جا سکتا ہے وقتی طور پر اور آزمائش ہے لوگوں کے لیے کہ

دبتے ہوئے حق کو دیکھ لیتے ہیں بہت سارے لوگ اور اپنی آنکھیں بند کر لیتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ ہم اپنی جہالت میں ٹھیک ہیں مگن ہیں۔ ٹائم گزر رہا ہے بس سانسیں لے رہے ہیں اور دنیا ہماری جاری ہے یہی کافی ہے۔

اور جنہیں اللہ تعالیٰ نے بصیرت سے نوازا ہے جن کا ضمیر زندہ ہے جو اپنے دل میں درد رکھتے ہیں امت کا وہ اٹھ کر کھڑے ہو جاتے ہیں اور پھر وہ اس دبی ہوئی دعوت کو آگے لے کر جاتے ہیں اور شیخ صاحبؒ ان ہی میں سے ایک شخص ہیں۔

البقیع جیسی ایک عظیم جگہ پر بھی آپ کو پتہ ہے کہ ایک وقت میں مزارات تھے قبر پرستی ہوتی تھی۔ یہ مسجد نبوی ہے یہاں سے نکلو باہر جاؤ قبر کا طواف کرو اور قبر پرستی کرو (نعوذ باللہ) ایک یہ بھی زمانہ تھا۔ حرم مکی میں بعض ایسی پرانی تصویریں ہیں آپ جا کر دیکھیں گوگل میں ڈھونڈیں آپ جو المعلیٰ قبرستان ہے جسے جنت المعلیٰ بھی کہتے ہیں المعلیٰ قبرستان ہے وہاں پر دیکھیں وہاں پر بھی آپ کو قبروں کے اوپر مزارات نما چھوٹی چھوٹی یہ بلڈنگز نظر آئیں گی پرانی تصویریں ہیں۔ وجہ کیا ہے؟ کہ شرک تھا بدعات تھیں، خرافات تھیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ایک شخص اس دعوت کی تجدید کر دیتا ہے اور پورے لوگ مخالف ہوتے ہیں سیاستدان بھی مخالف ہوتے ہیں، اپنے گھر سے نکالے جاتے ہیں (جلاوطن) ایک جگہ دوسری جگہ پھر ایک امیر کے پاس جاتے ہیں وہ دھتکار دیتے ہیں کہ بھئی میں کیسے پوری دینا سے جنگ کروں آپ کی دعوت کو

قبول کرنے کا معنی ہے کہ پوری دنیا سے جنگ ہے! یہ ہمارے بس کی بات نہیں ہے حکومت بھی جائے گی اور کرسی بھی جائے گی اور ہم بھی جائیں گے ہم ساتھ نہیں دے سکتے!۔

ایک شخص یعنی محمد بن عبدالوہاب رحمۃاللہ علیہ ایک طرف اور محمد بن سعود رحمۃاللہ علیہ دوسری طرف، امام صاحب جاتے ہیں اپنی دعوت پیش کرتے ہیں اور قسم کھاتے ہیں کہ یہی دعوت الانبیاء ہے غلط ہے تو کوئی ثابت کر دکھائے، سارے مل کر بھی ثابت نہ کر سکے جو وہ بات کرتے۔

اب دیکھیں قواعد الاربع، الاصول الثلاثہ، کتاب التوحید امام صاحب کی اپنی بات کوئی آپ کو نظر آئی سوائے مقدمے کے یا چند چیزوں کے؟ بات کیا ہے؟ بات ہے دلیل ہے، جملہ ہے دلیل ہے، جملہ ہے قرآن مجید کی آیت ہے حدیث ہے، مخالفین تنگ آگئے سوائے تلواروں کے کچھ تھا نہیں۔

امام محمد بن سعود رحمہ اللہ جب اُن کی اہلیہ کو یہ دعوت پہنچی ہے انہوں نے پڑھا ہے (دیکھیں بعض اوقات یعنی بیویاں جو ہوتی ہیں اللہ تعالیٰ کی نعمتیں جو ہیں ایسا ساتھ دیتی ہیں واللہ بعض مرد بھی پیچھے رہ جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ایسی بیویاں عطا فرماتا ہے جو اس مرد کو آگے لے کر جاتی ہے) تو اپنے خاوند سے کہتی ہیں کہ اس بندے کی دعوت حق ہے اور میں آپ کو یہ مشورہ دوں گی کہ اس کی بات مان لو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھو خیر ہی خیر ہے پیچھے نہ ہٹو دنیا جاتی ہے تو جائے کیا ہوتا ہے۔

ان دونوں اماموں نے اس دعوت کا آغاز کیا آج دیکھتے ہیں کہ پورے جزیرۂ عرب میں اللہ تعالٰی کا شکر ہے سعودی عرب پورے میں دعوت توحید قائم ہے یہ دنیا میں ایک ملک ہے۔اُس دن سے لے کر آج تک آل سعود کی حکومت ہے اور آل الشیخ کی۔ سیاسی امور اُن کے ذمے ہیں، شریعت کے امور آل الشیخ کے ذمے ہیں آج تک بھی تو اللہ تعالٰی کا شکر ہے کہ یہ سلسلہ جاری ہے اور ان دونوں اماموں کی دعوت اللہ تعالٰی کا شکر ہے آج بھی زندہ ہے۔

امام محمد بن سعود کیوں کہتے ہیں آل سعود؟ یہی آل سعود ہیں سعودی عرب والے اِن کی جو پوری اولاد ہے (ابھی باتیں آگے آئیں گی ان شاءاللہ آپ دیکھیں گے حیران کن باتیں ہیں واللہ)۔لوگ طعن کرتے ہیں الٹی سیدھی باتیں کرتے ہیں لیکن واللہ حق یہی ہے۔

ہم پر تہمت ہے کہ ہم یہاں پر رہتے ہیں اس لیے ہم ان ہی کو جو ہے ناسپورٹ(support) کرتے ہیں یا ان ہی کی سائیڈ لیتے ہیں۔ نہیں، واللہ! حق حق ہی ہوتا ہے اور حق کو بیان کرنا ہی حق ہے۔یہ ہمارے کوئی رشتے دار نہیں ہیں لیکن واللہ میں قسم کھارہاہوں حق بات یہی ہے کہ آپ پوری دنیا میں دیکھ لیں آج کے زمانے کی بات میں کر رہاہوں ہماری آنکھیں بھی الحمدللہ سلامت ہیں ہمارے کان بھی سلامت ہیں ہم دیکھ بھی رہے ہیں سن بھی رہے ہیں۔ایک مجھے ایسا ملک دکھادیں جہاں پر قبر پرستی، بدعات اور خرافات کا عروج نہ ہو سوائے اس ملک کے نظر آتا ہے آپ کو؟

افراد ہیں بعض جگہیں بھی ہوسکتی ہیں لیکن اب کیونکہ ممالک تقسیم ہوچکے ہیں پورے ملک کی میں بات کر

رہا ہوں اور پوری دنیا کی نظریں اور نگاہیں اسی ملک کی طرف ہیں بتاؤں میں آپ کو اس لیے اللہ تعالیٰ کے لیے اگر آپ کچھ اور اچھا نہیں کر سکتے کم سے کم اتنی اچھائی کر جائیں اس خیر کو باقی رہنے میں اتنی مدد کریں کہ ہر وقت اپنی مجالس میں اور اپنی روز مرہ زندگی کی باتوں میں اِن کو بُرا بھلا نہ کہیں۔ حکمرانوں کے خلاف بغاوت کی بات کرنا، زبان درازی کرنا، غیبت کرنا، چغل خوری کرنا واللہ بڑا جرم ہے یہ، بعض لوگوں کو یہ بات ابھی تک سمجھ نہیں آرہی آگ نے ہر طرف سے گھیر کر رکھا ہے آپ دیکھ رہے ہیں۔

مصر کا حال دیکھیں، لیبیا کا حال دیکھیں، تیونس کا حال دیکھیں اور اسی طریقے سے سریا کا حال دیکھیں، یمن کا حال دیکھیں اور دیگر ممالک کا حال دیکھیں، عراق ابھی تک جل رہا ہے، افغانستان کو دیکھ لیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب پر رحم فرمائے (آمین) واللہ حالات جب بگڑتے ہیں اور ایک دفعہ امن وامان ہاتھ سے چلا جائے پھر یہ عظیم نعمت جلدی ہاتھ میں نہیں آتی اور واللہ صرف حسرتوں کے سوا کچھ باقی نہیں رہتا۔

اُن سے پوچھیں آپ جو کل سب سے آگے ہوا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ نہیں ہم ڈیمونسٹریشنز (demonstrations) کریں گے ہم حکومت کو گرائیں گے آج ان سے حال تو پوچھیں ذرا کہ نماز پڑھتے ہوئے ڈرتے ہیں مسجد میں جاتے ہوئے اتنی بدامنی ہو گئی ہے، اپنے گھر میں ایک جاگتا ہے گھر کا فرد اور دوسرا سوتا ہے، کبھی کوئی اندر آکر کچھ بھی کر سکتا ہے۔

جب امن وامان تھا جب وہ ظالم حکمران سر پر بیٹھا تھا تب یہ مصیبتیں نہیں تھیں امن تو قائم تھا نا، فساد تھا محدود تھا اب فساد لا محدود ہو گیا ہے، اس وقت ایک جگہ ایک ادارے یا دو اداروں تک تھا اب تو ہر ادارے

میں کرپشن اور فساد پھیل گیا ہے گھر گھر تک پہنچا ہے، حق ایک، دو یا چار لوگوں کا کھایا جارہا تھا اب تو ہر گھر خطرے میں پڑ گیا ہے۔ نہیں؟!

تو ایک کام اگر اچھا کرنا ہے تو اچھے کاموں میں سے تو یہ کام ہے کہ اگر کہیں پر ایسی کوئی بات بھی ہو تو وہاں سے اٹھ کر چلے جائیں اگر آپ نصیحت نہیں کر سکتے روک نہیں سکتے اور لوگ نہیں رکنا چاہتے تو آپ اس جرم میں شامل نہ ہوں میری یہ گزارش ہے۔

17- کیا یہ دعوت اور نسبت حزبیت ہے؟

کیا دعوۃ السلفیۃ اور اس کی طرف نسبت جو ہے یہ حزبیت اور گروہ بندی ہے سوال ہے جواب کیا ہے؟ نہیں ہے حزبیت۔ کس نے کہا ہے شیخ صاحب کی بات میں سے مجھے ایک کوئی جواب دے دے کہاں سے لیا ہے؟ آپ نے جواب تو ٹھیک دیا نہیں کیوں گروہ بندی نہیں ہے حزبیت کیوں نہیں ہے؟ جب حزبیت کی بات کرتے ہیں تو اور چیز ہے حزب کسی اور چیز کو کہتے ہیں (ابھی وضاحت کروں گا میں)، فرقہ تو ہے لیکن حزب نہیں ہے فرق ہے، فرق اور حزب میں فرق ہے سمجھیں ذرا۔

حزب کی تین نشانیاں ہیں:

1- حزب بنایا جاتا ہے اور فرقہ بن جاتا ہے۔ کیا فرق ہے دونوں میں بن جاتا ہے اور بنایا جاتا ہے؟ تہتّر فرقے والی حدیث احزاب بنے ہیں سارے بہتّر فرقے (میری امت تہتّر فرقوں میں بٹ جائے گی بہتّر جہنم میں

ایک فرقہ جنت میں)۔ یہ فرقہ بچا ہوا فرقہ ہے، اس نے بنایا نہیں ہے اپنے آپ کو یہ بچا ہوا فرقہ ہے۔ تو پہلی نشانی ہے حزب بنایا جاتا ہے فرقہ بن جاتا ہے۔

2-دوسری نشانی جو شیخ صاحب کی اس بات سے ہم نکال سکتے ہیں کہ حزب کی تاریخ ہوتی ہے اس کے بننے کی تاریخ (ہسٹری) ہوتی ہے کہ کب بنا ہے، اس کا بنانے والا بھی ہوتا ہے مؤسس بھی ہوتا ہے یعنی اس کا امیر مقرر ہوتا ہے جو بنانے والا ہے۔

۱-حزب کی ابتداء کی تاریخ ہوتی ہے کہ کب بنا ہے تاریخ ہوتی ہے۔

۲-اور بنانے والا بھی ہوتا ہے یعنی امیر مقرر ہوتا ہے جو بنانے والا ہے۔

۳-الولاء والبراء دوستی اور دشمنی حزب ہی کے لیے (تعصب کی بات آپ نے کی ہے) ہوتی ہے حق کے لیے نہیں ہوتی۔

تین نشانیاں اگر پائی جائیں کسی جگہ پر تو اسے حزب کہا جاتا ہے جو مذموم ہے (تعصب حزب کے لیے ہوتا ہے)۔

آیئے فرقے کی بات کرتے ہیں کہ فرقے میں کیا ہوتا ہے:

1-بن جاتا ہے نہ چاہتے ہوئے بھی بن جاتا ہے۔

2-کوئی امیر نہیں ہوتا اس کا (مقرر نہیں ہوتا کوئی امیر)۔

3-''الولاء والبراء'' دوستی اور دشمنی حق کے لیے ہوتی ہے جماعت کے لیے فرقے کے لیے نہیں ہوتی، تعصب کا نام نہیں ہوتا تعصب حق کے لیے ہوتا ہے (اگر تعصب کہنا درست ہے تو حق کے لیے ہوتا ہے)۔

واضح فرق ہیں تین اب سمجھ آگئی ہے کہ نہیں آئی؟

آیئے اب دیکھتے ہیں کسی بھی فرقے کا نام لے لیں، ''بریلوی'' ترازو ہے نا ہمارے پاس تولتے ہیں۔ بریلوی فرقہ بنا ہے کہ نہیں بنا؟ کس سے بنا ہے؟ صوفیوں سے بنا ہے۔ صوفی تھے نا سارے، دیوبندی تھے نا سارے ان میں سے ایک شخص نے یہ اعلان کیا کہ یہ فرقہ بنا ہے۔ تاریخ ہے مؤسس بھی ہے کون ہے؟ احمد رضا خان بریلوی۔ اسی جماعت کے لیے فرقے کے لیے دوستی اور دشمنی قائم ہے کہ نہیں؟

آپ امام صاحب کی (اُن کے نزدیک) اگر بات کو کوٹ (Quote) کرتے ہیں کہ وہ یوں فرماتے ہیں اور سامنے رکھتے ہیں کہ اس میں یہ غلطی ہے، کیوں غلط ہے، صحیح یہ ہے اس کی دلیل یہ ہے مانتے ہیں قرآن مجید کی آیات، صحیح احادیث، صحابہ اور سلف کے اقوال؟ ہمارے امام نے کہہ دیا کافی ہے۔ حزب ہے کہ نہیں؟ نشانیاں پوری ہو گئیں کہ نہیں؟

وہی بات کر رہے ہیں نا، فہم کی بات ہم بھی تو کر رہے ہیں فہم تو سلف کی بات کر رہے ہیں نا اب اُن کی فہم اُن کے نزدیک درست ہے لیکن کیا واقعی درست ہے کیا متعین کرے گا؟ سلف کی فہم، اب سلفی فہم سے ٹکراتے ہیں۔ اب قبر پرستی اس زمانے میں تھی؟ نہیں تھی اس سے فہم ٹکڑا رہی ہے۔ جب ٹکرا رہی ہے تو

ہم سلف کی فہم کو لیں یا ان کی فہم کو لیں جو باطل ہے؟! جواب ان کی فہم کو لے کر اسی کے لیے جھگڑتے ہیں تعصب ہے کہ نہیں؟تینوں جو نشانیاں ہیں پائی گئی ہیں کہ نہیں؟

تبلیغی جماعت حزب ہے یا فرقہ ہے؟حزب ہے۔فرق کیا ہے دونوں میں؟حزب کی نشانیان تین:

1-حزب ہے بنایا گیا ہے اس کی تاریخ ہے۔

2-اس کو بنانے والا ہے مولوی محمد الیاس کاندھلوی صاحب۔

3-دوستی اور دشمنی اس جماعت کے لیے ہے جو ان کے ساتھ ہے وہ اس کا دوست ہے، جو اس کا مخالف ہے وہ دشمن ہے۔

تینوں نشانیاں واضح ہیں۔

الاخوان المسلمین جانتے ہیں کون ہیں؟حزب ہے فرقہ ہے کہاں ہے؟ مصر سے ابتداء ہوئی۔اب بتائیں حزب کیوں ہے کیا ثبوت ہے آپ کے پاس مؤسس کون ہے؟ حسن البناء۔اور حقیقتاً جو علمی پورا مواد ہے کس کا ہے؟سید قطب کا ہے۔تو اس کا مؤسس بھی ہے بنایا گیا ہے خود بنایا گیا ہے، مؤسس بھی موجود ہے، تاریخ بھی موجود ہے اور جو بھی ان کے نظریات کے خلاف وہ نظریات جو قرآن اور سنت سے ٹکراتے ہیں اور موجود ہیں علماء نے نشاندہی کی ہے ان کی کتابوں سے ان کی ریکارڈنگز سے پورا موجود ہے مادہ۔

آج بھی اُن کے علماء جو باتیں کرتے ہیں آن ریکارڈ موجود ہیں ساری کی ساری قرآن اور سنت سے جو ٹکراتے ہیں نظریات، جو منہج سلف سے ٹکراتے ہیں ان کی نشاندہی کرتے ہیں مانتے ہیں یا اپنے ان ہی اقوال کو مضبوطی سے تھامتے ہیں اور ان ہی کے لیے جھگڑتے ہیں تعصب ہے کہ نہیں؟ حق کے لیے ہے؟ حق کیا ہے؟ "قال الله وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم بفهم السلف الصالح"۔ یہ حق ہے اس کے لیے جھگڑتے ہیں یا اپنے اقوال اور نظریات کے لیے جھگڑتے ہیں ثابت کرنے کے لیے؟ واضح ہو گیا۔

"السلفیون" اپنے آپ کو سلفی کہتے ہونا اہل حدیث سلفی، جماعت اہل حدیث حزب ہے یا فرقہ ہے؟

1- بنایا گیا ہے یا بنا ہے؟ بن گیا ہے بنایا نہیں گیا جان بوجھ کر نہیں بنایا گیا، جب دوسرے چھوڑ کر گئے ہیں دائیں بائیں یہ سیدھا اپنی سمت پر قائم ہے۔

2- بانی کون ہے؟ کوئی بھی نہیں ہے۔ نام کوئی آتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے سے لے کر آج تک یہ راستہ ابھی بھی موجود ہے لوگ اس پر چل رہے ہیں قائم ہے۔ کسی ایک شخص کا نام آپ کو آتا ہے کہ کسی نے اس کو بنایا ہو؟ کوئی بھی نہیں ہے۔

3۔ جب کوئی عالم اس راستے پر چلنے والا اگرچہ ابو بکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کیوں نہ ہوں جب غلطی ہوتی ہے اس کی نشاندہی ہوتی ہے یا اس غلطی کے لیے جھگڑا کرتے ہیں اور اسی کو مان لیا جاتا ہے؟ تعصب، الولاء والبراء حق کے لیے ہے یا لوگوں کے لیے ہے؟ حق کے لیے ہے۔ تو پھر کیا ہو گیا حزب ہے؟ فرقہ ہے۔

سیدناعبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس حج کے مسئلے میں حج کے موقع پر بعض لوگ آئے اور انہوں نے کہا کہ ہم حج افراد کرنا چاہتے ہیں اور حج افراد بہتر ہے۔ سیدناعبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہمانے فرمایا کہ حج تمتع کرو وہ بہتر ہے۔ تو کسی نے کہا سیدناابو بکر صدیق اور عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہما) نے یہ فرمایا ہے کہ حج افرادافضل ہے۔ سیدناعبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہمانے دوسری مرتبہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے حج تمتع کا حکم دیا ہے کہ یہ افضل ہے۔ (بس تیسری مرتبہ اس نے ایک دفعہ غلطی کرنی تھی سوال کرنے والے نے) اُس نے کہا کہ سیدناابو بکر صدیق اور سیدناعمر بن خطاب کے نزدیک حج افراد افضل ہے۔ انہوں نے فرمایا'' عنقریب تمہارے اوپر پتھروں کی بارش ہونے والے ہے میں تمہیں کہتاہوں قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تم مجھے کہتے ہو قال ابو بکر وعمر!''۔

آپ جانتے ہیں کہ سیدناابو بکر اور سیدناعمر کا لقب کیا ہے؟'' الشیخان'' (یعنی امت کے سب سے بڑے دو شیخ دو بڑے عالم)۔ اگر اُن کا مقام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے سامنے کچھ بھی نہیں ہے تو پھر کس کا مقام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث کے سامنے ہو سکتا ہے کوئی ہے؟! ہماراایمان ہے کہ ان دونوں سے افضل کوئی امت میں ہے نہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد۔

فرقہ ہے، تاریخ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے سے ہے، مؤسس اور بانی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا کوئی بھی نہیں ہے وہی جو تعلیمات دے کر گئے ہیں اسی پر قائم ہے، ''الولاء والبراء'' دوستی، دشمنی حق کے لیے ہے لوگوں کے لیے نہیں ہے۔

واضح ہو گئی بات تراز و مل گیا ہے؟

بھائی کا یہ سوال ہے حدیث میں لفظ فرقے ہی آئے ہیں کہ میری امت تہتّر فرقوں میں بٹ جائے گی اور آپ کہتے ہیں فرقہ ایک ہے اور باقی فرقے نہیں ہیں؟

میرے بھائی، فرقے سارے ہی ہیں لیکن جو فرقہ باطل پر قائم ہے اسے حزب کہا جاتا ہے اصل میں وہ بھی فرقہ ہے۔ حزب کیوں جاتا ہے؟ کیوں کہ حزب کے لفظ میں یہ تین چیزیں موجود ہوتی ہیں جو میں نے بتائی ہیں کہ اس کا بانی ہوتا ہے اور اس کی تاریخ ہوتی ہے، امیر مقرر ہوتا ہے، بنایا جاتا ہے اور اسی کے لیے الولاء والبراء قائم ہوتا ہے۔

جو فرقہ آخر میں بچا ہے وہ بھی فرقہ ہے لیکن کیا وہ حزب ہے؟ کیا وہ (جیسے آپ نے فرمایا) اچھا اور بُرا فرقہ حق یا باطل فرقہ، فرقہ تو ہے فرق کس میں ہے حق فرقہ جو ہے اور باطل فرقے ہیں؟

حق فرقہ ایک ہے باطل فرقے بہت زیادہ ہیں، ایک فرقہ جنت والا حق پر ہے اور بہتّر فرقے جہنم والے باطل پر ہیں تو ان فرقوں کو اس فرقے حق والے سے نمایاں کرنے کے لیے حزب کا نام دیا گیا ہے۔ اصل میں ہیں وہ فرقے لیکن جب یہ باطل پر قائم رہے اب یہ فرقہ باطل کہنے کی بجائے حزب کہہ دے ایک ہی بات ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ فرقے ہیں، حزب ہیں ہمیں کوئی فرق نہیں ہے لیکن جب فرقہ کہیں تو باطل ساتھ کہیں یہ قید لگانی ضروری ہے۔

ایک مسئلہ بیچ میں آیا ہے کہ اہل مکہ جو ہیں وہ عمرے کا احرام کہاں سے باندھیں اور جو انڈیا اور پاکستان سے باہر سے آتے ہیں عمرہ کرتے ہیں پھر دوسرا عمرہ کرنا چاہتے ہیں وہ کہاں سے احرام باندھیں؟

تو یہ ایک اختلافی مسئلہ ہے اور اختلاف کی وجہ ہے فقہ الدلیل (دلیل کو سمجھنے میں اختلاف ہے) اور یہ اختلاف جو ہے یہ اہل حدیثوں میں اختلاف ہے جو سلفی ہیں ان میں بھی اختلاف ہے۔ایک گروہ کہتا ہے کہ یہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے لیے خاص تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کو بھیجا کیونکہ انہوں نے خود ڈیمانڈ کی تھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور وجہ ڈیمانڈ کی یہ تھی کہ ان کی چاہت تھی کہ باقی جو میری ساتھی میری سہیلیاں جو ہیں وہ دو دو عمرے کر کے جائیں اور میں ایک عمرہ کر جاؤں تو ان کی ایک تڑپ تھی کہ میں بھی دو کر کے جاؤں (دو طواف اور دو سعی)۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آپ کا ایک طواف (صحیح بخاری کی روایت ہے) اور ایک سعی جو آپ نے کیا ہے حج کے لیے وہ کافی ہے حج اور عمرے کے لیے، لیکن انہوں نے پھر بھی گزارش کی، نہیں میں چاہتی ہوں کہ میں ایک مزید عمرہ کر لوں۔ تو اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدنا عبدالرحمٰن بن ابو بکر (رضی اللہ عنہما) اُن کے بھائی کو ساتھ بھیجا اور جو حرم کی حدود ہے وہاں سے باہر گئے وہاں سے احرام باندھا یعنی نیت کی اور پھر وہاں سے واپس آئے اور عمرہ کر لیا۔

اب اس روایت میں علماء کے اقوال ہیں:

ایک قول یہ ہے کہ یہ خاص تھا سیدہ عائشہ کے لیے (رضی اللہ عنہا)۔وجہ کیا ہے کس نے کہا خاص ہے آپ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ تو نہیں فرمایا کہ خاص آپ کے لیے ہے یہ لفظ تو نہیں ہے ؟ وہ یہ کہتے ہیں کہ سیدنا عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے عمرہ نہیں کیا اس لیے کہ ان کے خاص تھا ورنہ خیر کا کام کون چھوڑتا ہے، جب بہن کے ساتھ گئے بھی ہیں اور پھر انہوں نے احرام باندھ لیا اور انہوں نے احرام نہیں باندھا تو اگر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے لیے خاص نہ ہوتا تو وہ بھی احرام باندھ لیتے۔

دوسرے گروہ نے کہا کہ یہ خاص نہیں ہے یہ سب کے لیے ہے جو بھی اہل مکہ میں سے ہو وہ بھی باہر سے احرام باندھے گا (جو مکہ میں مقیم ہے) اور جو باہر سے آتے ہیں مکہ میں عمرہ کر لیتے ہیں دوسرا عمرہ کرنا چاہتے ہیں تو ان کے لیے لازمی ہے وہ حِل کی طرف جائیں مکہ کے اندر رہ کر حدود حرم میں رہ کر عمرے کے لیے احرام باندھنے کی اجازت نہیں ہے۔ حج کے لیے آپ احرام باندھ سکتے ہیں، حج کے لیے آپ جہاں پر ہیں جہاں سے آپ نیت کی ابتداء کرتے ہیں وہیں سے آپ حج کا احرام باندھیں گے ، اہل مکہ مکہ میں سے باندھیں گے لیکن جو عمرے کے لیے احرام باندھنا ہے تو اہل مکہ حِل کی طرف جائیں گے۔

بعض علماء نے جو یہ کہتے ہیں کہ یہ جائز ہے سب کے لیے جائز ہے چاہے اہل مکہ میں سے ہو یا باہر والوں میں سے ہو بشرطیکہ اس کو معمول نہ بنائیں کیونکہ سلف سے یہ ثابت ہے کہ ایک سفر میں ایک عمرہ کرتے تھے یہ بار بار ٹنڈ پر ٹنڈ کروانا پھر ٹنڈ پر ہی اُسترا پھروانا یہ کہاں کا انصاف ہے ؟! یہ بات درست نہیں ہے اور بعض لوگوں نے بدعت بھی کہا ہے یہ بات سچ ہے۔

الغرض، تو انہوں نے ایک جو علمی بات کی ہے اس مسئلے میں وہ یہ ہے کہ حج اور عمرے میں ایک چیز دیکھیں

آپ کہ حِل اور حرم دونوں کو ملایا جاتا ہے(''حِل''حرم سے باہر والی حدود، ''حرم''حرم کے اندر والی حدود)۔جب حج کے لیے کوئی حاجی آتا ہے کہاں سے آتا ہے باہر سے آتا ہے نااور پھر وہ حرم میں داخل ہوتا ہے تو حِل اور حرم دونوں کو جوڑ دیا۔اگر اہل مکہ میں سے کوئی حج کرنا چاہتا ہے تو حرم تو حرم کے اندر رہتا ہے جب عرفات میں جاتا ہے تو حِل میں گیا کہ نہیں گیا دونوں جمع ہوئے کہ نہیں؟اگر اہل مکہ عمرہ کرنا چاہیں تو حِل ہوا؟حرم کے اندر رہ کر حرم میں ہی رہے اور عمرہ ہو گیا۔

تو اس عبادت کے لیے دونوں کو جوڑنا جو ہے وہ لازم ہے اور اس وقت تک دونوں نہیں جڑ سکتے حِل اور حرم جب تک اہل مکہ جو ہیں وہ حِل کی طرف جا کر احرام نہ باندھیں(واللہ اُعلم)لیکن یہ بات درست ہے کہ نہیں کرنا چاہیے بار بار،کسی نے اگر عمرہ کرنا ہے باہر سے جو آتے ہیں ساتھی عمرے کے لیے ایک عمرہ کرنے جب وہ آئیں پھر مدینے کی اگر زیارت کرنی ہے(جو شرط نہیں ہے)وہاں پر چلے جائیں پھر واپس آکر میقات سے احرام باندھ کر دوسرا عمرہ کرلیں دس پندرہ دن ویسے ہی لگ جاتے ہیں،پھر اگر تیسرا کرنا چاہیں تو جانے سے پہلے ایک کرلیں کیونکہ بار بار موقع نہیں ملتا اپنے والدین کے لیے جو وفات پا چکے ہیں کوئی عمرہ کرنا چاہتا ہے ہو سکتا ہے کہ دوبارہ چانس نہ ملے تو اس اعتبار سے ایک اپنے لیے اور ایک والد کے لیے ایک والدہ کے لیے کرلے اگر وہ دنیا میں نہیں رہے،اس طریقے سے ممکن ہے لیکن بعض لوگ میں نے دیکھے ہیں کہ وہ حلاق(نائی)کے پاس بیٹھے ہیں ٹنڈ ہے بالکل اب حلاق پریشان ہے کہتا ہے کہ اب میں کیا کروں تمہارا؟کہتا ہے کہ استرا پھیرو۔وہ کہتا ہے کہاں پھیروں استرا میں؟!کہتا ہے کہ اوپر پھیر دو بس۔اب میں اس کی

طرف دیکھ رہا ہوں میں اس کو کیا کہوں اب حلاق پریشان ہے۔ میرے بھائی ایک بال بھی نہیں تھا شاید ابھی عمرہ کر کے اس نے دوبارہ عمرہ کیا ہے، چوبیس گھنٹوں میں کچھ نکل تو آتے ہیں نا کچھ کالے کالے نشان تو ہوتے ہیں نا، میرے بھائی وہ بھی نہیں تھے۔ اب ایسے لوگ جو ہیں بے چارے جہالت کی وجہ سے وہ سمجھتے ہیں کہ اچھا کام کر رہے ہیں، بدعت ہے میرے بھائی یہ۔

اس لیے امام احمد بن حنبل (رحمۃ اللہ علیہ) بڑی پیاری بات فرماتے ہیں کہتے ہیں کہ کیونکہ سر کے بال منڈوانا واجبات الحج والعمرہ میں سے ہے (واجب ہے نا) جب تک واجب مکمل نہ ہو اس وقت تک آپ عبادت نہ کرو۔

اور یہ واجب سر کے بال اس وقت قابل منڈوانے کے ہوتے ہیں جب چودہ یا پندرہ دن گزرتے ہیں (پندرہ دن کے بعد) تو پندرہ دن کا گیپ دے دیں نا اس لیے میں نے کہا ہے کہ دو یا تین مرتبہ اگر آپ کر لیتے ہیں عمرہ اس گیپ کے اندر ایک مہینے کے اندر تب تو ممکن ہے لیکن ہر دو دن کے بعد عمرہ کرنا جو ہے یہ درست نہیں ہے (واللہ اعلم)۔

وہ کہتے ہیں میقات کی طرف جانا لازمی ہے اور اس کی دلیل حدیث میں آیا ہے کہ جو اِن میقات کے اندر ہو تو پھر اس کی نیت ''فَمِنْ حَيْثُ أَنْشَأَ'' حدیث کے الفاظ ہیں کہ جہاں سے وہ اپنی نیت کی ابتداء کرتا ہے۔ جو میقات سے باہر ہے تو میقات میں لازمی ہے۔

اور جو میقات کے اندر رہتے ہیں وہ میقات کی طرف واپس جائیں؟ نہیں، ''فَمِنْ حَيْثُ أَنْشَأَ'' جہاں سے اپنی نیت کی ابتداء کرتا ہے۔

جدہ والے کے لیے لازم ہے کہ وہ میقات کی طرف جائے؟ ہم میقات کے اندر رہتے ہیں نا یعنی حرم اور میقات کے بیچ میں اس کو کہتے ہیں میقات کے اندر تو ہم اہل جدہ کہاں سے احرام باندھتے ہیں؟ جدہ سے احرام باندھتے ہیں۔ کیوں؟ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو ان مواقیت کے اندر رہتا ہو تو ''فَمِنْ حَيْثُ أَنْشَأَ'' اس کا میقات وہی ہے جہاں سے وہ نیت کی ابتداء کرتا ہے آغاز کرتا ہے۔

سعودی عرب کی بات آرہی ہے اہم باتیں ہونے والی ہیں کیونکہ کیا سعودی عرب حنبلی مقلد ہیں یا سلفی ہیں (کیا سعودی عرب خود اور اس کے علماء حنبلی مقلد ہیں یا سلفی ہیں؟) سوال ہے اس کا جواب ان شاءاللہ اگلے درس میں تفصیل سے دیں گے ثبوت کے ساتھ۔ واللہ أعلم

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لا إِلهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (04: کن سلفیاً علی الجادۃ) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست نہیں کیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔